© rasailojaraid.com

عبداللطیف خالد چیمہ

مشرق وسطیٰ کی صورتِ حال!

ایران ایک عرصے سے خطے میں اپنا رسوخ بڑھا کر مشرقِ وسطیٰ کی سیاست وحکمرانی کے لیے سرگرم ہے اور ساتھ ہی اپنے عقیدے کے اختلاف کو اختلاف کی حدود سے آگے بڑھا کر ہمسایہ ممالک میں بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ حد یہ ہے کہ شیعہ اتحاد بلکہ شیعہ بلاک بازگشت سنائی دینے لگی ہے۔ گزشتہ چند ماہ میں ایران نے پاکستان کی جغرافیائی حدود کے اندر داخل ہو کر شر انگیز کارروائیاں کیں، جن کا سفارتی سطح پر پورا نوٹس لیا گیا۔

گزشتہ دنوں ایرانی صدر حسن روحانی کے مشیر علی یونسی نے ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے عظیم ایران کے قیام کی بات کی ہے اور بغداد کو اپنا دارالحکومت قرار دیا ہے۔ عراق، شام، لیبیا، یمن، لبنان اور کئی دیگر مسلم ممالک میں چھپی ہوئی اور علانیہ ایرانی مداخلت ایک جارحانہ اور نیا رخ اختیار کرتی نظر آ رہی ہے۔ جس کے مضر اثرات سے پاکستان کسی طور بھی لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ پاکستانی کی سیاسی ودفاعی قوتیں اس صورتِ حال سے یقیناً آگاہ ہیں اور وہ اس سے نمٹنے کی پوری صلاحیت بھی رکھتی ہیں۔ مگر مسلم ممالک میں کشیدگی، افراتفری، قتل وغارت گری اور لاقانونیت پھیلا کر اپنی مرضی کا منظر بنوا کر امریکہ اور عالمی استعمار، مسلم اُمّہ کو جس خلفشار کا شکار کر کے اپنی مرضی کے نتائج بھی اخذ کرنا چاہتا ہے، یہ لمحۂ فکریہ ہے، اس کے لیے ہمارے حکمرانوں کو ہمت وجرأت کے ساتھ ایسی پالیسیاں بنانے کی ضرورت ہے جو ملکی وقار اور قومی سلامتی کی آئینہ دار ہوں۔ اور مذہبی وقومی قیادت کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی پالیسیوں کا جائزہ لے کر از سرِ نو تعین کریں اور ”مشرقِ وسطیٰ کی صورتِ حال اور پاکستان پر اُس کے اثرات“ کے حوالے سے سنجیدہ رویہ اختیار کریں۔

آئینِ پاکستان کا تقاضا ہے کہ غیر سرکاری سطح پر مسلح تنظیموں کی ریاست میں کسی قسم کی گنجائش نہ ہو اور ناجائز اسلحہ ہر حال میں مکمل طور پر ختم کرایا جائے۔ تاکہ بدامنی کا راج ختم ہو اور یہ ملک اسلام اور امن کا گہوارا بن جائے۔ اسلام اور وطن دشمن اپنے انجام کو پہنچیں اور ملک حقیقی ترقی کی راہوں پر گامزن ہو، آمین یارب العالمین۔

آئین کا بنیادی ڈھانچہ؟

سپریم کورٹ میں اکیسویں ترمیم کے خلاف دائر ہونے والی درخواستوں کی سماعت کے موقع پر اٹارنی جنرل آف پاکستان نے حکومت کی طرف سے جو مؤقف اختیار کیا ہے کہ ”آئین کا کوئی بنیادی ڈھانچہ موجود ہی نہیں“۔ محلِ نظر ہے حکومت کا یہ مؤقف ملک کی اسلامی اساس سے روگردانی ہے۔ وکلاء اکیسویں آئینی ترمیم کو ملکی دستور کے بنیادی ڈھانچے سے متصادم اور جمہوری وشہری حقوق کے برعکس قرار دے چکے ہیں جبکہ دینی جماعتوں نے اکیسویں ترمیم کے تحت قائم ہونے والی فوجی عدالتوں کو صرف مذہبی حوالہ سے ہونے والی دہشت گردی کے مقدمات کی سماعت تک محدود کرنے کو مذہب کے ساتھ زیادتی اور امتیازی سلوک قرار دیا ہے۔ قتل وغارت گری، لوٹ کھسوٹ، لسانیت اور بھتہ خوری کو کھلی چھٹی دینے کے مترادف ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے ملک کو قائد اعظم اور علامہ اقبال کے افکار وخیالات اور تصورات سے مکمل طور پر ہٹانے کے بیرونی ایجنڈے کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ دستور اور قرار دادِ مقاصد میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت تسلیم کی گئی ہے اور قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون نہ بنانے کی ضمانت فراہم کی گئی ہے، لیکن آنے والا منظر خطرناک نظر آ رہا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے وطن عزیز کی حفاظت فرمائے، (آمین)

© rasailojaraid.com